ہر علم کے چند مبادی ہوتے ہیں جس سے اس علم اور کتاب کا سمجھنا آسان ہوجاتا ہے ۔

بحث اول ۔ ہر علم کیلئے چار چیزوں کا جاننا موجب بصیرت و إفادہ تامہ ہے ۔ علم کی تعریف ، علم کا موضوع ، علم کی غرض و مقصد اور علم کا واضع

علم تفسیر کی تعریف ۔ هو علم يعرف به معاني كتاب الله تعالى و نظمه يعني علم تفسير وه علم ہے جس کے ذریعے کتاب اللہ کے معانی اور الفاظ یعنی قراءات کا پتہ چلتا ہے ۔

علم تفسیر کا موضوع ۔ اس علم کا موضوع کتاب اللہ تعالی یعنی قرآن کریم ہے ۔

علم تفسیر کی غرض و غایت ۔ صون النفس عن الخطإ فی معانی کتاب اللہ تعالی یعنی کتاب اللہ کے معانی جاننے میں نفس کو غلطی سے بچانا ۔

واضع فن ۔ اس علم کے واضع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ انہیں بذریعہ وحی اللہ جل جلالہ نے کتاب اللہ کے معانی بتلائے اور پھر انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتلائے اور صحابہ نے آگے امت کو قرآن کے صحیح صحیح معانی اور مطالب و مضامین سے مطلع فرمایا ۔ پھر امت میں یہ فن منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ موجودہ زمانہ آیا اور اسی طرح یہ فن تا قیامت منتقل ہوتا رہے گا ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بعض اشخاص اس فن کے زیادہ ماہر تھے مثلا حضرت عمر ، ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ ۔ آخری دو اشخاص یعنی ابن مسعود و ابن مسعود رضی اللہ عنہم اس فن میں زیادہ مشہور و معروف ہیں ۔ سب سے زیادہ مشہور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں وہ رئیس المفسرین ہیں اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک دعا کا اثر تھا ۔

احادیث میں ہے کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام نے ان کیلئے خصوصی دعا فرمائی اور فرمایا اللہم فقّہہ فی الدین و علّمہ التاویل ۔ تاویل سے مراد تفسیر ہے ۔ یعنی اے اللہ انہیں دین کی سمجھ دے دے اور انہیں علم تفسیر سکھا دے ۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات شہر طائف میں ہوئی ہے جو مکۃ المکرمہ سے پچیس تیس میل دور ہے اور وہیں ان کی قبر مبارک ہے ۔ بحث اول مکمل ہوئی ۔

بحث ثانی ۔ تاویل اور تفسیر دونوں کا معنی ایک ہے ۔ دونوں کا معنی و مطلب قرآن مجید کے معانی اور مضامین کی تشریح و توضیح کرنا ہے ۔ پس تاویل القرآن کا معنی ہے تفسیر القرآن اور تفسیر القرآن کا معنی ہے تاویل القرآن ۔ البتہ بعض علماء تاویل و تفسیر میں کچھ فرق بیان کرتے ہیں ۔ چنانچہ تاویل و تفسیر کے فرق کے بارے میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔

راجح قول یہ ہے کہ التفسیر ما یتعلق بالنقل و الروایۃ عن السلف و التاویل ما یتعلق بالاستنباط من نفسہ والفہم لکل مفسر ۔ تفسیر وہ ہے جس کا تعلق سلف صالحین اور بزرگوں سے نقل و روایت کے ساتھ ہو اور تاویل وہ ہے جس کا تعلق ہر مفسر کے اپنے استنباط اور اپنی سمجھ کے ساتھ ہو ۔ استنباط کا معنی ہے خود کوئی معنی نکالنا اور نئے نئے معانی بیان کرنا ۔

اس لئے تفسیر کا دائرہ محدود ہے اور تاویل کا دائرہ وسیع ہے اور تا قیامت وسیع ہوتا جائے گا ۔ کثرت تفاسیر کا مدار تاویل ہے نہ کہ تفسیر ۔ القرآن کتاب اللہ تعالی لا یبلٰی من کثرۃ الردّ و لا تنقضی عجائبہ یعنی قرآن اللہ کی کتاب ہے جو بار بار لوٹانے سے پرانی نہیں ہوتی یعنی اسے جتنی مربتہ بھی پڑھا جائے اور دہرایا جائے اس سے جی نہیں بھرتا اور اس کے عجائبات اور نکات ختم نہیں ہوتے ۔

یاد رکھیے تفسیر اصل ہے اور تاویل تابع ہے ۔ تاویل کو تفسیر اور اصول اسلام کے خلاف نہیں ہونا چاہیے اگر تاویل اصول اسلام اور تفسیر کے خلاف ہو تو یہ زندقہ اور الحاد ہے ۔ الحاد کا معنی ہے بے دینی ۔

سوال ۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ تاویل پسندیدہ چیز ہے اور بڑا کمال ہے مگر مشہور تو یہ ہے کہ تاویل ناپسندیدہ اور ممنوع ہے اور تاویل کرنے والے کو برا سمجھا جاتا ہے ۔

جواب ۔ تاویل کا ایک معنی تفسیر ہے یعنی کسی کلام کا معنی بیان کرنا اور یہ امر مستحسن ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوا ۔

تاویل کا دوسرا معنی تحریف ہے جس میں ترک حقیقت و ظاہر ہوتا یعنی قرآن کے ظاہری و حقیقی معنی کو چھوڑ کر اپنی طرف سے نئے معنی بیان کرنا ۔ تو ناپسندیدہ اور قبیح یہ دوسرا معنی ہے نہ کہ پہلا معنی ۔

بحث ثالث ۔ قرآن مجید کی بہت سی تفسیریں لکھی گئی ہیں اور یہ بھی قرآن مجید کا ایک معجزہ ہے کہ روئے زمین پر کسی کتاب کی اتنی شرحیں نہیں ہیں جتنی قرآن کی تفاسیر ہیں ۔ کہتے ہیں کہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کی پانچ لاکھ تفاسیر لکھی جاچکی ہیں ۔ یہ تو وہ تفسیریں ہیں جن کے بارے میں علم ہوا ہے ۔ مختلف مقاصد کے پیش نظر علماء نے قرآنی کی تفسیر لکھیں ہیں عربی فارسی اردو وغیرہ زبانوں میں ۔

چنانچہ تفصیل یہ ہے کہ اگر قرآن مجید میں مختلف فرقوں کے استدلالات اور دلائل چاہئیں تو امام رازی رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر کبیر دیکھیں ۔ اس میں ان فرقوں کی تردید کا بھی ذکر ہے ۔ یہ آج کل اٹھارہ جلدوں میں مطبوع ہے ۔ اگر یہود و نصاری کی تردیدیں اور ہندوستانی و پاکستانی باطل فرقوں کی تردیدیں دیکھنی ہوں تو تفسیر حقانی دیکھیں ۔ اگر فقہی مباحث دیکھنے ہوں تو تفسیر مظہری دیکھیں اور احکام القرآن للجصاص دیکھیں ۔ نیز ابن عربی کی تفسیر احکام القرآن دیکھیں ۔ اور اگر نحوی مباحث دیکھنے ہوں تو ابوحیان کی تفسیر بحر محیط دیکھیں ۔ یہ آٹھ جلدوں میں ہے ۔ ھدایۃ النحو ابوحیان کی تصنیف ہے ۔ اگر ترکیب قرآن دیکھنی ہو تو ابوالبقاء کی اعراب القرآن دیکھیں اور اگر صرف محدثانہ مباحث دیکھنی ہوں تو حافظ سیوطی کی در منثور دیکھیں ۔ اس میں صرف احادیث ہیں ۔ معمولی شرح بھی نہیں کی ۔ آیات کے بارے میں احادیث جمع کی ہیں ۔ اگر تفسیر مع احادیث دیکھنی ہو تو تفسیر ابن کثیر دیکھیں اور اگر اردو میں جامع اور مختصر تفسیر دیکھنی ہو تو بیان القرآن دیکھیں جو مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر ہے ۔ اگر قراءات قرآن اور نکات قرآن دیکھنے ہوں تو تفسیر نیسابوری دیکھیں ۔ اور روئے زمین کی جامع تر احسن تر اور انفع تر تفسیر دیکھنی ہو تو علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالی کی روح المعانی دیکھیں یہ تیس جلدوں میں ہے اور قرآن کی فصاحت و بلاغت دیکھنی ہو تو تفسیر کشاف اور تفسیر بیضاوی دیکھیں ۔ علم فصاحت و بلاغت و کے لحاظ سے تین تفسیر مشہور ہیں تفسیر کشاف تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابوسعود ۔ ابوسعود نے کشاف و بیضاوی دونوں سے اخذ کیا ہے اور ایک جامع تفسیر لکھی ہے آپ ترکی کے رہنے والے تھے ۔